سوال

(99)ایک شخص نے مسجد چھاؤنی میں بنوائی   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے مسجد چھاؤنی میں بنوائی اور اسے ایک متولی مسکین کو دے دی اور کہا کہ تم اس کی باختیار خود خدمت کرو جب چھاؤنی اس جگہ سے انگریزوں نے توڑ ڈالی اور مسجد بھی ساتھ ہی ٹوٹ گئی اور متولی نان و نفقہ سے تنگ ہے جو عملہ مسجد مذکور کا ملے اس کو فروخت کر کے اپنے کام میں لائے یا نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ معلوم کرنا چاہیے کہ مسجد مذکور کو جو انگریزوں کے منہدم کر دیا ہے حقیقت میں وہ مسجد حکم مسجد کا نہیں رکھتی، کیونکہ بنا اس کی سرکاری زمین یعنی چھاؤنی کی زمین پر تھی۔ تو بقاء حق العباد ساتھ اس کے متعلق تھا، پس وہ مسجد خالصتاً للہ نہ ہوئی تو اس حالت میں بیع عملہ کی واسطے مالک کے جائز ہے شرعاً جیسا کہ ہدایہ سے واضح ہے : ومن[1] جعل مسجد اتحتہ سرداب اوفوقہ بیت وجعل باب المسجد الی الطریق وعزلہ عن ملکہ فلہ انبیعہ وان مات یورث عنہ لانہ لم یخلص للہ تعالیٰ لبقاء حق العبد متعلقا بہ کذا فی الھدایۃ۔ پس اوّل مستحق اس عملہ کا مالک ہے اور وہ جو مر گیا ہو تو وارث اس کے مستحق ہوں گے اور جو وہ بھی نہ ہوں مر گئے ہوں تو بلاشک متولی مسکین عملہ مذکور کو فروخت کر کے اپنے کام میں لائے۔ واللہ اعلم الصواب۔ حررہ سید محمد شریف حسین عفی عنہ۔   (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] اگر کوئی مسجد بنائے اور اس کے نیچے اس کا تہ خانہ ہو یا اوپر کوئی مکان ہو اور اس نے مسجد کا دروازہ راستہ کی طرف کھول دیا ہو اور اپنی ملکیت سے الگ کر دیا ہو تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ اس مسجد کو بیچ سکے اگر وہ مر جائے تو وہ ورثہ میں چلی جائے گی کیونکہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں ہے، اس کے ساتھ بندے کا حق ابھی تک متعلق ہے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01